ڈپٹی کمشنر نے ہفتہ صفائی مہم کا افتتاح کیا، 45 ٹن کچرا اٹھایا گیا

(نمائندہ خصوصی/اداریہ نویس)

ڈپٹی کمشنر شاہین آباد نے ہفتۂ صفائی مہم کا افتتاح کیا۔ مہم کے دوران 45 ٹن کچرا اٹھایا گیا۔ ڈی سی آفس سے جاری بیان کے مطابق مہم 7 مئی تک جاری رہے گی۔ اس دوران 12 نالے صاف کیے گئے اور 3 کلومیٹر طویل نالہ صاف کیا گیا۔ بیان میں کہا گیا کہ مہم میں 18 گاڑیاں اور 60 صفائی کارکن حصہ لے رہے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر نے مہم کے افتتاح کے موقع پر کہا کہ شہر کی صفائی کا ذمہ صرف بلدیہ کا نہیں بلکہ ہر شہری کا فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو شہری کچرا سڑک پر پھینکتا ہے وہ دراصل اپنے ہی گھر کو گندا کرتا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مہم کے دوران 200 خلاف ورزیوں پر جرمانے کیے گئے اور 35 افراد سے جرمانہ وصول کیا گیا۔ جرمانے کی رقم 12 ہزار روپے بنتی ہے۔

میونسپل کمیٹی شاہین آباد کے چیف آفیسر انجینئر عمران صدیقی نے بتایا کہ مہم میں 4 مشینی جھاڑو، 6 ٹریکٹر ٹرالیاں اور 2 ایکسکیویٹر استعمال ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پرانی سبزی منڈی، ریلوے پھاٹک اور گلشن چوک کے علاقے سب سے زیادہ گندے پائے گئے۔ ان علاقوں میں روزانہ صفائی کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہم کے بعد مستقل بنیادوں پر 40 صفائی کارکن بھرتی کیے جائیں گے۔

مہم کے دوران ایک دلچسپ صورتحال اس وقت پیدا ہوئی جب ڈپٹی کمشنر خود جھاڑو لے کر سڑک پر اتر آئے اور تقریباً 200 میٹر طویل حصے کی صفائی کی۔ ان کے ساتھ آنے والے افسران اور صحافیوں کو بھی جھاڑو دینا پڑا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ افسر خود زمینی حقائق دیکھیں اور سمجھیں کہ صفائی کا کام کتنا مشکل ہے۔ تقریب میں موجود شہریوں نے اس قدم کو خوش آئند قرار دیا۔

مہم کے دوران ایک اور اہم واقعہ یہ پیش آیا کہ ایک نجی ہسپتال کا کچرا نالے میں پایا گیا۔ ڈپٹی کمشنر نے فوراً ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر کو طلب کیا اور ہدایت کی کہ ہسپتال اپنا کچرا خود ٹھکانے لگائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر دوبارہ ایسا ہوا تو ہسپتال کے خلاف باقاعدہ مقدمہ درج کیا جائے گا۔ یہ واقعہ مہم کے دوران سب سے زیادہ زیر بحث رہا۔ شہری تنظیموں نے اس قدم کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ بڑے اداروں پر بھی قانون لاگو ہونا چاہیے۔

مہم کے اختتام پر ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا کہ ہر اتوار کو صفائی مہم دوبارہ چلائی جائے گی اور ہر یونین کونسل میں ایک صفائی کمیٹی بنائی جائے گی جو مقامی لوگوں پر مشتمل ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کا کام یہ دیکھنا ہوگا کہ کون سا علاقہ صاف ہے اور کون سا نہیں۔ یہ رپورٹ ہر ماہ ڈی سی آفس کو بھیجی جائے گی۔ اس طرح مقابلے کی فضا پیدا ہوگی اور یونین کونسلیں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں گی۔

ریلوے پھاٹک پر انڈر پاس کا کام 18 ماہ میں مکمل ہوگا

(نمائندہ خصوصی/اداریہ نویس)

ریلوے پھاٹک پر انڈر پاس کا کام 18 ماہ میں مکمل ہوگا۔ یہ اعلان ڈپٹی کمشنر شاہین آباد نے ریلوے حکام کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں کیا۔ منصوبے کی لاگت 2 ارب 40 کروڑ روپے ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ یہ پھاٹک شہر کا سب سے زیادہ بند رہنے والا پھاٹک ہے۔ روزانہ 300 سے زائد گاڑیاں یہاں رکتی ہیں۔ ایمبولینس اور اسکول بسیں سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔

منصوبے کے تحت پھاٹک کے نیچے 3 لین کی سڑک بنائی جائے گی۔ ساتھ میں پیدل چلنے والوں کے لیے فٹ پاتھ اور روشنی کا انتظام ہوگا۔ ریلوے حکام نے یقین دہانی کرائی کہ کام کے دوران ٹریفک کو متبادل راستے دیے جائیں گے۔ تاہم ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ اگر کام میں تاخیر ہوئی تو ذمہ دار افسران کو جواب دینا ہوگا۔

ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ منصوبے کی نگرانی ہر ہفتے کی جائے گی۔ ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ہر پندرہ دن بعد رپورٹ دے گی۔ کمیٹی میں ڈی سی آفس، ریلوے اور ٹریفک پولیس کے نمائندے شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہری بھی اس کمیٹی سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ شکایات کے لیے ہیلپ لائن 1166 قائم کی جائے گی۔

ریلوے حکام نے بتایا کہ پرانے پھاٹک کو بند کرنے سے پہلے متبادل راستے مکمل کیے جائیں گے۔ ان میں ریلوے کالونی سے ہسپتال تک کا راستہ اور شہر کے مغربی حصے سے آنے والوں کے لیے بائی پاس شامل ہے۔ ریلوے کے ڈویژنل انجینئر نے کہا کہ کام رات کے اوقات میں بھی جاری رہے گا تاکہ دن کے وقت ٹریفک کم رہے۔

شہریوں نے اس اعلان کا خیر مقدم کیا۔ تاہم کئی لوگوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ ماضی میں بھی کئی بار کام کی تاریخیں بدلی گئیں اور منصوبہ تاخیر کا شکار ہوا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ اس بار ایسا نہیں ہوگا کیونکہ فنڈز پہلے ہی مختص کر دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ٹھیکیدار نے معیار پر سمجھوتہ کیا تو اس کا بل روک لیا جائے گا۔

ٹریفک پولیس کا چالان مہم میں 1 کروڑ 2 لاکھ روپے وصول

(نمائندہ خصوصی/اداریہ نویس)

ٹریفک پولیس کے چالان مہم میں 1 کروڑ 2 لاکھ روپے وصول کیے گئے۔ یہ مہم 5 مئی سے شروع ہوئی تھی۔ ٹریفک پولیس کے مطابق 4 ہزار 3 سو گاڑیوں کے چالان کیے گئے۔ سب سے زیادہ چالان موٹر سائیکل سواروں کے ہوئے۔ ان میں 1 سو 40 افراد کے چالان ہیلمٹ نہ پہننے پر کیے گئے۔ ڈی پی او ٹریفک نے کہا کہ مہم کا مقصد سزا دینا نہیں بلکہ شہریوں کو قانون کی پابندی پر آمادہ کرنا ہے۔

مہم کے دوران 18 گاڑیاں بند کی گئیں۔ ان میں زیادہ تر رکشے تھے جن کے کاغذات مکمل نہیں تھے۔ ٹریفک پولیس کے مطابق 6 رکشے ایسے پکڑے گئے جن کے نمبر پلیٹ پر کالا کپڑا یا کاغذ لگا ہوا تھا۔ یہ عمل قانون کی خلاف ورزی ہے۔ ان رکشوں کو تھانے لے جایا گیا اور ان کے مالکان سے تحریری معافی لی گئی۔ ایک رکشہ ڈرائیور نے کہا کہ وہ غلطی سے کپڑا لگا بیٹھا تھا۔

ٹریفک پولیس کے مطابق مہم کے دوران 312 موٹر سائیکلیں بند کی گئیں۔ ان میں زیادہ تر نوجوان تھے جو ون ویلنگ کر رہے تھے۔ ان کے والدین کو تھانے بلایا گیا اور تحریری معافی لی گئی۔ ڈی پی او ٹریفک نے کہا کہ اگر دوبارہ یہ لڑکے پکڑے گئے تو ان کے والدین کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ والدین کو اپنے بچوں کی ذمہ داری لینی ہوگی۔

مہم کے دوران 9 ہزار 5 سو ہیلمٹ مفت تقسیم کیے گئے۔ یہ ہیلمٹ ٹریفک پولیس نے مخیر حضرات کے تعاون سے خریدے تھے۔ ٹریفک پولیس کے مطابق یہ ہیلمٹ معیاری ہیں اور ان پر ISI کا نشان موجود ہے۔ شہریوں نے کہا کہ اگر ہیلمٹ سستے داموں ملیں تو لوگ خود خریدیں گے۔ ڈی پی او نے کہا کہ اگلے مہینے 2 ہزار ہیلمٹ مزید تقسیم کیے جائیں گے۔

مہم کے دوران 4 ایمبولینسیں اور 2 فائر بریگیڈ گاڑیاں بھی سڑک پر رکھی گئیں تاکہ حادثے کی صورت میں فوری مدد پہنچائی جا سکے۔ ریسکیو 1122 کے اہلکاروں نے 27 زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا۔ ان میں 9 افراد سر کی چوٹ کا شکار تھے۔ ریسکیو حکام کے مطابق زخمیوں میں 3 بچے بھی شامل تھے جو سکول جا رہے تھے۔ ریسکیو حکام نے کہا کہ ایمبولینسیں مہم کے بعد بھی سڑک پر رہیں گی۔

ڈی پی او ٹریفک نے کہا کہ مہم کا دوسرا مرحلہ 15 مئی سے شروع ہوگا۔ اس مرحلے میں سکولوں اور کالجوں کے باہر چالان کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سکول بسوں کے ڈرائیوروں کو بھی تنبیہ کی جائے گی کہ وہ زیادہ بچے نہ بٹھائیں۔ ایک سکول بس میں 40 کی جگہ 60 بچے بیٹھے ہوں تو یہ خطرناک ہے۔ ڈی پی او نے کہا کہ والدین بھی اس معاملے میں ہمارا ساتھ دیں۔

ٹریفک پولیس کا چالان مہم میں 1 کروڑ 2 لاکھ روپے وصول